11035-اللہ تعالی عرش پر مستوی اور اپنے علم کے ساتھ وہ ہمارے قریب ہے

سوال

قرآن کریم میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :<اس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے> توکیا یہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالی عرش پر بیٹھا (مستوی ہوکر) دنیاوی امور میں اپنا حکم جاری کرتا ہے ؟ تو اس بنا پر اللہ تعالی کیسے ہماری رگوں سے بھی زیادہ قریب ہے ؟

پسندیدہ جواب

کتاب وسنت اورامت کے سلف سے یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالی اپنے آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے اوروہ بلند وبالا اور ہر چیز کے اوپر ہے اس کے اوپر کوئی چیز نہیں ۔

فرمان باری تعالی ہے :

<اللہ تعالی وہ ہے جس نے آسمان وزمین کو اور جوکچھ ان کے درمیان سب کو چھ دنوں میں پیدا کردیا پھر عرش پر مستوی ہوا تمہارے لئے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے>

ارشاد باری تعالی ہے :

<بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے>

<تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل کو بلند کرتا ہے>

فرمان باری تعالی ہے :

وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے ، وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی ہے>

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :(اور ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں)

اس معنی میں آیات اور احادیث ہیں اس کے باوجود اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ وہ اپنے بندوں کے ساتھ ہے وہ جہاں بھی ہوں ۔

فرمان باری تعالی ہے :

<کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالی آسمانوں اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ ہی پانچ کی مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ کی مگر وہ جہاں بھی ہوں وہ ساتھ ہوتا ہے>

بلکہ اللہ تعالی نے اپنے عرش پر بلند ہونے اور بندوں کے ساتھ اپنی معیت کو ایک ہی آیت میں اکٹھا ذکر کیا ہے ۔ فرمان بار تعالی ہے :

<وہی ہے جس نے آسمانوں اورزمین کوچھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوگیا وہ اس چیز کو جانتا ہے جوزمین میں جائے اور جواس سے نکلے اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کراس میں جائے اورجہاں کہیں بھی تم ہووہ تمہارے ساتھ ہے>

تواس کا یہ معنی نہیں ہے کہ وہ مخلوق کے ساتھ خلط ملط ہے بلکہ وہ اپنے بندوں کے ساتھ علم کے اعتبار سے ہے اوراس کے عرش پر ہونے کے باوجودان کے اعمال میں سے اس پر کوئی چیز مخفی نہیں ۔

اللہ تعالی کا یہ فرمان کہ : <اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں>

تواکثر مفسرین نے اس کی تفسیر میں یہ کہا ہے کہ : اللہ تعالی کا یہ قریب ان فرشتوں کے ساتھ ہے جن کے ذمہ ان کے اعمال کی حفاظت لگائی گئ ہے اور جس نے اس کی تفسیر اللہ تعالی کہ قرب کی ہے وہ اس اللہ تعالی کے علم کے ساتھ قریب ہے جس طرح کی معیت میں ہے ۔

اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کواس کی مخلوق پر بلندی اور معیت کو ثابت کرتے ہیں اور مخلوق میں حلول سے اللہ تعالی کو پاک قرار دیتے ہیں ۔ لیکن معطلۃ یعنی جھمیہ اور ان کے پیروکاراللہ تعالی کی مخلوق پراس کے علواوراس کے عرش پر مستوی ہونے کا انکار کرتے اوروہ یہ کہتے کہ اللہ تعالی ہر جگہ پر ہے ۔

ہم اللہ تعالی سے مسلمانوں کی ہدایت کے طلبگار ہیں ۔ .